تبصرۂ کتب

محمد سعید الرحمٰن علوی

"کنز العلم والعمل"

ترجمہ : جناب محمد نذیر رانجھا

قیمت۔ /۹۰ روپے' ملنے کا پتہ : عتیق پبلشنگ ہاؤس' ماڈل ٹاؤن کہوٹہ روڈ اسلام آباد

مسلمان قوم کے ذوق علمی نے جو قلعے سر کئے ان میں احادیث نبویؐ کی تدوین و ترتیب کا قلعہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ علم و حکمت کا بنیادی منبع ظاہر ہے کہ قرآن مجید ہے لیکن اس کی گتھیاں سلجھانے کے لئے پیغمبر اسلام ﷺ کی رہنمائی ازبس لازمی ہے۔ اسی رہنمائی نے جب الفاظ کا قالب ڈھالا تو اسے حدیث کا نام دیا گیا۔ ظاہر ہے کہ یہ بڑا کٹھن کام تھا۔ عربی یہودی' عجمی ایرانی اور ان جیسی کتنی ہی اقوام تھیں جو ذخیرۂ احادیث کو فنا کرنے یا اسے اس طرح خلط ملط کرنے پر تلی ہوئی تھیں کہ اصل و نقل کی پہچان نہ ہو سکے۔ جس رب قدیر نے اپنے کلام کے ایک ایک شوشہ کی حفاظت کی اسی نے اس کلام کی شرح و تشریح کی حفاظت کا بھی خود سر و سامان کیا اور اس کام پر محدثین اور دوسرے حضرات کی ایک بڑی جماعت لگ گئی۔ جماعت محدثین نے جو عظیم الشان مجموعے مرتب کئے ان میں ایک ضخیم مجموعہ "کنز العمال" کے نام سے موسوم ہے اور ہم جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی خوش قسمتی ہے کہ اس عظیم مجموعہ کے مرتب و مدون ہندوستان کے ایک صاحب عزم و ہمت عالم ہیں' یعنی حضرت العلام الشیخ علاء الدین علی المتقی حسام الدین الہندی رحمہ اللہ تعالیٰ جو ۹۷۰ھ میں اپنی عارضی زندگی کا باب لپیٹ کر جوار الٰہی میں پہنچے۔ گویا آج سے لگ بھگ ساڑھے چار سو برس قبل یہ مجموعہ مدون و مرتب ہوا جو اب مطبوعہ شکل میں متلاشیان علم کے لئے بازار میں موجود ہے۔

اس ضخیم اور عظیم الشان مجموعہ کے دو ابواب کا ہمارے محترم علم دوست ساتھی محمد نذیر رانجھا صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔ رانجھا صاحب آج کل مرکزی حکومت اسلام آباد کی ایک اہم لائبریری میں مصروف کار ہیں۔ چند سال قبل انہوں نے ایک صاحب کے تقاضے پر ایک حدیث کا متن تلاش کرنے کی غرض سے کنز العمال کے متعلقہ ابواب کا مطالعہ کیا۔ اس مطالعہ سے وہ شدید طور پر متاثر ہوئے تو ساتھ ہی احادیث نبوی کی اشاعت کا دینی ذوق اور اوع داعیہ شدت سے ابھرا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں ان ابواب کا سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کر ڈالا۔ ان دونوں ابواب کا عنوان ہے "ترغیب علم" اور "علم کی آفات اور اس شخص کے لئے وعید جو اپنے علم پر عمل نہ کرے" ---- قارئین جانتے ہیں کہ انسانیت کا اصلی زیور اور سرمایہ علم ہے۔ یہی انبیاء کی وراثت ہے اور اسی سے انسانیت کا حسن وابستہ ہے۔ اس اعتبار سے اس کے جتنے فضائل ہیں اور اس کے حصول کے لئے جتنی ترغیبات ہیں' ان سے بڑھ کر علم کی آفات اور علم کے تقاضوں کو پورا نہ کرنے پر وعیدیں ہیں۔ آج کا دور فی الحقیقت علم دشمنی کا دور ہے۔ بنیادی علم کی طرف آنے والے کم' پھر علم سے من مانے معانی نکالنے کا مرض' اور بے عملی تو اتنی ہے کہ الامان۔ اس قسم کے ماحول میں ایسی کتابیں بیش قیمت اثاثے سے کم نہیں۔